بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 12۔ ماہ فتح 1396 ہجری شمسی بمطابق دسمبر 2017ء

قرآن کریم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّ یُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡلَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ ذُوۡ الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ۔(سورۃ الانفال:30)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالی)

حدیثِ مبارکہ

عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍؓ قَالَ..سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوۡلُ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡعَبۡدَ التَّقِیَّ الۡغَنِیَّ الۡخَفِیَّ.

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ ”اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار رہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو“

(مسلم کتاب الزھد و الرقاق حدیث نمبر 7621)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:۳۔۴) کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لیے پیدا کر دیتا ہے۔متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہانتک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔الٓمّٓ ۔ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ۔(البقرۃ:۲۔۴) ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے اڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجّحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقعہ ملا؟ کیا اگر ہم آفتاب کو دیکھ کر کہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں،لیکن جب ملائکہ،خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے۔اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالبِ حق چند قرائنِ صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔اور مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ (البقرۃ:۴) کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل،فکر،فہم،فراست اور رزق اور مال وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں۔ پس جو شخص دُعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:۵) یاد رکھو کہ جو شخص پورے فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنے والا ہمیشہ محروم رہتا ہے“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ۔486،487۔ایڈیشن 2003)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اپنے نفس کا محاسبہ ضروری ہے۔ دنیا میں اربوں مسلمان ہیں۔اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا پڑھتے ہیں،لیکن کیونکہ طوطے کی طرح رَٹے ہوئے الفاظ پڑھنے والا معاملہ ہے اس لئے نمازوں کے بعد اُن کی فتنہ وفساد کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔بعض کے منہ سے جماعت کے خلاف مغلظات ہی نکلتی ہیں۔ مسجدوں میں کھڑے ہو کر مغلظات ہی بکتے ہیں۔ یا آپس کے فتنوں میں پڑے ہوئے ہیں۔کیا یہ وہ صراطِ مستقیم ہے جس کی دعا سکھائی گئی ہے؟ یقیناً نہیں۔ ہمارے سامنے تو اُس صراطِ مستقیم کے راستے ہیں جو جانوروں کی حرکات چھوڑ کر انسان بنانے والی تھیں۔اور پھر تعلیم یافتہ انسان بنانے والی تھیں اور پھر وہ تعلیم یافتہ انسان باخدا انسان بنے۔تو یہ نمونے ہمارے سامنے کوئی قصہ کہانی کے رنگ میں نہیں ہیں کہ آئے اور ہم نے قصے سن لئے اور کہانیاں سن لیں بلکہ ہمارے سامنے یہ نمونے ہمیں عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں۔اور انہی باتوں کی طرف اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سے بیعت لی ہے۔ پس اس جذبے کو اپنے اندر قائم رکھتے ہوئے،قرآنی تعلیم پر عمل کر کے ہی ہم راہِ بیعت کو مقدم رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ صرف اس بات پر خوش نہیں ہوگا کہ ہم اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے الفاظ کروڑوں دفعہ پڑھتے اور دہراتے رہیں۔ بلکہ یہ کوشش اور روح کی گہرائی سے نکلے ہوئے الفاظ جو اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا اور مدد مانگ رہے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے بنیں گے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم پوچھے جاؤ گے کہ تمہارا دعویٰ تو کچھ اور ہے اور عمل کچھ اور ہے۔ پس ہر دعا کے ساتھ کوشش اور نیک نیت شرط ہے“

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۸ جولائی ۲۰۱۱ء تا ۱۴ جولائی ۲۰۱۱ء۔صفحہ ۷)

تبلیغی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

(تحریر وترتیب۔مکرم صفوان احمد ملک صاحب وحسن احمد قمر صاحب۔شعبہ تبلیغ جرمنی)

☆ مکرم ناصر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Mainz لکھتے ہیں کہ ہر سال Mainz شہر میں ایک بین الاقوامی میلے کا انعقاد ہوتا ہے۔جس میں مختلف ممالک کے لوگ اپنے روایتی کھانوں،لباس اور دیگر اشیاء کے 100 سے زائد سٹالز لگاتے ہیں۔محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کو اس میلے میں اسلام کی حقیقت اور خوبیوں کو اجاگر کرنے کے لئے سٹال لگانے کی توفیق ملی۔سٹال بازار کے مرکزی حصہ میں تھا۔سٹال اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی کامیاب رہا۔سٹال کو مختلف احادیث کے بینرز سے سجایا گیا تھا۔ایک جرمن نے ایک بیـــنـــر کی تصویر لی کہ یہ بہت خوبصورت پیغام ہے اس بینر پر لکھا تھا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی اہلیہ سے اچھا سلوک کرے۔ ہزاروں افراد تک ہمارا پیغام پہنچا۔500 سے زائد افراد نے جماعت کے متعلق آ کر معلومات اور لٹریچر حاصل کیا۔

☆ مکرم محمد یوسف ناصر صاحب صدر جماعت Paderborn تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ ستمبر میں تبلیغ پروجیکٹ 2023 کی تکمیل کے سلسلہ میں جماعت کو 3 مرتبہ فلائر تقسیم کرنے کے لیے مختلف علاقوں کا وزٹ کرنے کی سعادت ملی۔جس کی مختصراً رپورٹ پیش خدمت ہے۔ا۔مورخہ 9 ستمبر کو Minden شہر میں 5 خدام نے صبح 9 بجے سے لے کر رات 8 بجے تک مختلف علاقوں میں 550 فلائر تقسیم کیے۔۲۔مورخہ 20 ستمبر کو Schloß Holte-Stukenbrock کے علاقوں میں 200 سے زائد فلائر تقسیم کیے۔۳۔ مورخہ 23 ستمبر کو Oerlingenhausen میں 6 خدام نے 600 سے زائد فلائر تقسیم کیے۔

☆ مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Fulda تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 23 ستمبر کو جماعت کو ایک تبلیغی اسٹال لگانے کی توفیق حاصل ہوئی۔جس میں جماعت کی ذیلی تنظیموں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان کے سوالات کے حتی المقدور جوابات دیئے۔اسی طرح دوران ماہ مختلف مذاہب کے سرکردہ افراد پر مشتمل ایک گروپ ہماری زیر تعمیر مسجد کی جگہ کو دیکھنے آیا۔انہوں نے اسلام اور جماعت کے متعلق سوالات بھی کیے۔ جن کے ان کو تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔اس ملاقات میں 70 کی تعداد میں جرمن خواتین وحضرات شامل ہوئے۔ اس موقع پر جرمن نژاد احمدی مکرم فولکر احمد قیصر صاحب نے ایک ڈاکومنٹری کی مدد سے جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کروایا۔الحمدللہ یہ پروگرام بہت ہی مثبت نتائج کا حامل رہا۔

☆ مکرم مجاہد رشید صاحب صدر جماعت Leipzig لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مورخہ 23 ستمبر کو ہمارے نماز سنٹر میں پروٹسٹنٹ چرچ سے ایک پادری اور 8 بچے جو کہ مذہب کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں تشریف لائے۔ ان کا مقصد اسلام اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کرنا تھا۔انہوں نے کچھ سوالات کیے جن میں سنی اور شیعہ کی تاریخ اور تفرقہ کیسے پیدا ہوا؟،احمدیت اور دوسرے مسلمانوں میں اختلافات کونسے ہیں؟،احمدیت کی مخالفت اور ظلم کیوں ہوتا ہے؟،اسلام میں پردہ کیوں ہے اور مرد اور عورتیں آپس میں پردہ کیوں کرتے ہیں؟ اس موقع پر محترم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان تمام سوالات کے نہایت ہی حکمت اور فہم وفراست سے جوابات اور معلومات فراہم کی۔جس سے تمام افراد بہت متاثر ہوئے۔الحمدللہ علی ذالک۔

☆ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب صدر جماعت Hof تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے دوران ماہ ایک تبلیغی پروگرام کرنے کی توفیق ملی۔جس میں 5 مختلف اسکولوں کے اساتذہ،جن میں دو اساتذہ اسکول میں مذہب پڑھاتے ہیں اور ایک،دو ٹیلی کام کی فرم میں انجینئر ہیں شامل ہوئے۔کل جرمن مہمانوں کی تعداد 10 تھی۔پروگرام کا آغاز قرآن کریم اور اسکے جرمن ترجمہ سے ہوا۔محترم احمد کمال صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی پرامن اور پرمعارف تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ پروگرام کو وقت کی کمی کے باعث ختم کرنا پڑا اگرچہ کچھ مہمانوں کی خواہش تھی کے دلچسپ پروگرام ہے چلتا رہنا چاہئے۔

☆ مکرم طاہر احمد ظفر صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Wittlich تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 3 اکتوبر کو ہماری جماعت کو Tag der offenen Moschee (یوم مساجد) کا پروگرام کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے شہر کی 3 اخباروں نے ازخود بلا معاوضہ ہمارے اس پروگرام کے اشتہارات شائع کئے جس میں احباب کو دعوت عام دی گئی۔پروگرام اللہ کے فضل سے کامیاب رہا۔مجموعی طور پر اُس دن 65 مہمانوں نے ہماری مسجد بیت الحمد کو وزٹ کیا۔اس موقع پر چند مہمانوں کے تاثرات پیش خدمت ہیں۔

ا۔شہر کے مئیر Herr Rodenhirch اپنے بیٹے کے ساتھ آئے اور تقریباً ایک گھنٹہ مسجد میں رہے۔ان کا جماعت کے ساتھ ہمیشہ ہی بہت محبت کا تعلق رہا ہے۔انہوں نے کہا جو مسلمان صرف اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور سیاست نہیں کرتے وہ ٹھیک ہیں۔مزید کہا کہ آپ لوگ مجھے کوئی دعوت نامہ بھیجتے ہیں یہ میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں ہوتا۔

۲۔ایک جرمن خاتون نے MTA کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں سے اس قدر متاثر ہوں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ پورے جرمنی سے لوگ اس مسجد میں آئیں۔

☆ مکرم خالد محمود اعوان صاحب صدر جماعت Wabern لکھتے ہیں کہ مورخہ 3 اکتوبر کو ہماری جماعت کو Tag der offenen Moschee (یوم مساجد) منانے کی توفیق ملی۔اس پروگرام کے کامیاب انعقاد کیلئے دو ماہ پہلے تیاریاں شروع کی گئیں۔5000 سے زائد دعوت نامے علاقہ بھر میں تقسیم کیے گئے۔اخبار Extra Tips نے 30 ستمبر 2017 کی اشاعت میں جماعت کے اس دعوت نامے کو جماعتی خبر کیساتھ شائع کیا۔مسجد کے احاطے میں جماعتی کتب کی ایک شاندار نمائش بھی لگائی گئی اور موقع کی مناسبت سے بچوں کی دلچسپی کیلئے گیمز کا بھی اہتمام کیا گیا۔مہمانوں نے نمائش میں بہت دلچسپی ظاہر کی۔اللہ تعالیٰ کے محض فضل وکرم سے اس دن 139 مہمانوں نے ہماری مسجد کو وزٹ کیا۔مسجد کے مردانہ ہال میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے دو طالب علموں نے مہمانوں کے اسلام سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے اور انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔لجنہ ہال میں ہماری خواتین اور بچیوں نے مہمان خواتین کا استقبال کیا۔اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ایک جرمن مہمان خاتون Frau Sonja Neurue کی جماعت کے عقائد کے متعلق ایک لمبی میٹنگ ہوئی اسکے بعد مہمان خاتون احمدی خواتین کی طرف چلی گئیں اور وہاں لجنہ کو آزادانہ ماحول میں کام کرتے ہوئے دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں۔کافی دیر تک وہاں رہنے کے بعد جب واپس آئیں تو کہنے لگیں کہ میں اسلام کے متعلق کافی عرصہ سے مطالعہ کر رہی ہوں اور آج میرے دل کو وہ سکون ملا ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ انہوں نے خواہش کی کہ وہ جماعت کے دیگر پروگراموں میں شرکت کرنا چاہتی ہیں۔ بعدازاں انہوں نے جماعت کے ساتھ مکمل رابطہ رکھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 5 نومبر 2017 کو اپنی بیٹی کے ہمراہ جماعت احمدیہ عالمگیر میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔الحمدللہ علی ذلک۔اللہ تعالیٰ ان کو دین پر قائم رہنے کی استقامت عطا فرمائے اور خلافت کے ساتھ ان کا تعلق کو مضبوط کرے آمین۔

☆ مکرم محمد عمران صاحب جنرل سیکرٹری صاحب جماعت Pulheim تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم مورخہ 19 اکتوبر شام سات بجے ہماری جماعت کو ایک تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جس میں اللہ کے فضل سے 130 مہمانوں نے شرکت کی جن میں سے 60 جرمن تھے 15 ترک اور دیگر اقوام کے 55 افراد شامل ہوئے۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اسکے جرمن ترجمہ سے ہوا۔اسکے بعد محترم محمود احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔بعدازاں مہمانوں کو سوالات کا وقت دیا گیا۔پروگرام اس قدر دلچسپ تھا کہ مہمانوں نے خواہش کی اس طرح کے پروگرام مزید ہونے چاہیں تاکہ لوگوں کو اسلام کی اصل تعلیم کو جاننے کا موقع میسر آئے۔بعض جرمن دوست جو پہلے کبھی بھی اس قسم کے پروگرام میں شامل نہیں ہوئے تھے کہنے لگے کہ ہمارے لیے یہ سب کچھ نیا ہے۔میڈیا تو اسلام کی انتہائی غلط تصویر دُنیا کو دیکھا رہا ہے۔

☆ مکرم لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ لوکل امارت Hamburg تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری لوکل امارات کو ماہ اکتوبر میں درج ذیل مساعی کی توفیق ملی۔

ا۔مسجد فضل عمر میں ایک تبلیغی نشست منعقد کی گئی جس میں 19 جرمن مہمان تشریف لائے اس پروگرام میں ممبر آف پارلیمنٹ مکرم Herr Neil Aunan صاحب نے بھی شرکت کی۔مسجد کے قریبی ہمسایوں نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔کل حاضری 55 رہی۔اس موقعہ پر دو مشہور جرمن ٹیلی ویژن RTL اور NDR کی ٹیمیں مسجد میں آئیں۔ جنھوں نے اپنے TV چینلز پر اس پروگرام کے بارے میں رپورٹ ’’60 سالہ مسجد عمر‘‘ کے عنوان سے نشر کیں۔

۲۔اسی طرح مشہور مقامی اخبار میں مسجد فضل عمر کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون محترم مربیان سلسلہ احمدیہ جناب مکرم شکیل احمد صاحب اور مکرم شعیب عمر صاحب استاد جامعہ جرمنی کی تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔

۳۔اسی طرح ایک اور اشاعت میں مکرم آصف ملک صاحب کا جماعت احمدیہ اور مسجد فضل عمر کے تعارف پر مشتمل ایک انٹرویو شائع ہوا۔

۴۔پھر دوران ماہ محترم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اخبار Morgen Post نے تفصیلی انٹرویو کیا اور مسجد کی پرانی تصاویر کے ساتھ دو صفحات پر مشتمل یہ انٹرویو شائع ہوا۔خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت سے اخبارات کے حوالہ سے تقریباً 412000 افراد تک پیغام پہنچا۔الحمدللہ علی ذلک۔

☆ مکرم لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ لوکل امارت Darmstadt لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں امسال اسلام کے بارے نمائش مورخہ 23 تا 27 اکتوبر لگانے کی توفیق ملی اس نمائش کی تفصیلی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

پروگرام کی کامیابی کے لیے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے گئے۔اس نمائش کا آغاز مورخہ 23 اکتوبر صبح 10 بجے ہوا۔اس موقع پر محترم آفاق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تعارفی خطاب کیا جس میں نمائش کے اغراض ومقاصد اور اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔نمائش کو نہایت ہی محنت اور خوبصورتی سے سجایا گیا۔نمائش تمام دنوں میں صبح 10 بجے سے لے کر شام 6 بجے تک جاری رہی۔مجموعی طور پر 354 مہمان تشریف لائے جن میں زیادہ تر جرمن افراد تھے۔ بہت سے افراد نے اس نمائش میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا دیر تک نمائش سے استفادہ کیا اور محترم مربی صاحب سے سوالات کئے۔بعض جرمن مہمانوں نے وزیٹر بک میں اپنے تاثرات لکھے جن میں سے کچھ

ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

1۔ایک جرمن شخص نے لکھا کہ آپکے لوگ ایک ہفتہ قبل دعوت نامے تقسیم کررہے تھے اور مجھے بھی ایک دعوت نامہ ملا اس وقت ذہن میں اسلام کے متعلق بہت سے خدشات اور خوف تھا مگر میں پھر بھی نمائش دیکھنے چلا آیا لیکن یہاں جس گرم جوشی سے آپ کے افراد ملے اور آپ کے عقائد کو جان کر بہت خوشی ہوئی۔ میں آپ سے رابطہ رکھوں گا اور آئندہ بھی آپ کے پروگراموں میں شامل ہونا چاہوں گا۔

2۔ایک نے لکھا کہ مجھے آپکی نمائش بہت دلچسپ لگی ہے میں اسلام سے بہت متاثر ہوا ہوں اور مجھے اسلام پر فخر ہے۔

3۔آپکی مہمان نوازی کا شکر گذار ہوں آپکی نمائش بہت ہی مفید ہے اس سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں۔

4۔آپکی کاوش قابل قدر ہے آپ اسلام کا تعارف نہایت ہی عمدہ طرز پر کروا رہے ہیں میں دوسرے لوگوں کو بھی قائل کروں گا کہ وہ یہ نمائش ضرور دیکھیں اور اس سے مستفید ہوں۔

☆ مکرم شیخ وجیہ اللہ صاحب جماعت Darmstadt لکھتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی لوکل امارت Darmstadt کو مورخہ 3 اکتوبر کو روایتی جوش وجذبے کیساتھ Tag der offenen Moschee مسجد نور الدین میں منانے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔اس پروگرام کا مختصر احوال پیش خدمت ہے۔

پروگرام کا آغاز صبح 11 بجے ہوا۔ پہلے مرحلے میں نماز ظہر تک کُل 100 مہمان مسجد میں تشریف لائے اور اسی طرح دوسرے مرحلے میں بعد از نماز ظہر تا شام ساڑھے 6 بجے تک مجموعی طور پر کل 159 غیر مسلم مہمان تشریف لائے اور اسلام احمدیت کا تعارف حاصل کیا۔آنے والے اکثر مہمان جرمن تھے ان کے علاوہ افریقی اور ترکی مہمانوں نے بھی شمولیت کی۔اس موقع پر محترم آفاق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طالب علموں اور مقامی نوجوانوں نے مسجد میں آنے والے مہمانوں کو اسلام کا آغاز، ارکان اسلام، آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ، مکہ کی زندگی، اسلام میں نبوت اور خلافت کا مقام و مرتبہ اور اُسکی اہمیت، قرآن کریم کی تعلیمات اور اسلام میں اسکی اہمیت، مسجد کے آداب، اذان کے الفاظ کا مطلب، نماز کا قبلہ رخ ہوکر پڑھنا، اسلام میں عورتوں کے حقوق اور انکی ذمہ داریاں، اسلام کا امن سے متعلق پیغام سے لے کر اسلام کا سائنس میں کردار تک مختلف حالات و واقعات حاضرین کے سامنے پیش کئے۔40 سے زائد مہمانوں نے ہمارے تبلیغی سٹال سے اپنی دلچسپی کے مطابق جماعتی لٹریچر لیا اور دس مہمانوں نے قرآن مجید جرمن ترجمہ شدہ حاصل کیا۔

☆ مکرم لقمان احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Vechta تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ ستمبر میں ہماری جماعت کو ایک تبلیغی میٹنگ Wir sind alle Deutschland کے عنوان سے کروانے کی توفیق ملی۔ اس میٹنگ کے لیے دعوت نامے بڑی تعداد میں تقسیم کیے گئے۔ پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور اسکے جرمن ترجمہ سے ہوا۔مہمانوں کو جماعتی تعارف پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔پھر شہر کے میئر صاحب جناب Helmut Gels نے جماعتی تعارف پر مشتمل ڈاکومنٹری کے حوالہ سے کہا کہ ہماری مقامی جماعت شہر میں مختلف رفاہی کاموں میں شامل نظر آتی جیسا کہ شجر کاری، چیرٹی واک اور نئے سال پر وقار عمل کرنا وغیرہ۔انہوں نے مختلف پروگراموں میں جماعتی تعاون کا شکریہ ادا کیا۔آخر پر مکرم سید سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی۔جس میں انہوں نے قرآن پاک، حدیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں مندرجہ بالا مضمون پر روشنی ڈالی۔بعد ازاں مہمانوں کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

اسی طرح ماہ اکتوبر میں درج ذیل مساعی کی توفیق ملی

1۔مورخہ 3 اکتوبر کو ہماری جماعت کو روایتی جوش و جذبے کیساتھ Tag der offenen Moschee (یوم مساجد) مسجد بیت القادر میں منانے کی توفیق ملی۔یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی بابرکت رہا۔اس سلسلے میں چند ایمان افزا واقعات پیش خدمت ہیں۔

۔محترم کامران اشرف صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ نے بتایا کہ دو ادھیڑ عمر کے میاں بیوی ان کے ساتھ نمائش دیکھتے ہوئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوسٹر کے پاس پہنچے تو اس عورت نے کافی دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو غور سے دیکھا اور فرطِ جذبات سے انکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔

۔ایک اور جوڑے نے نمائش دیکھنے کے بعد ایک خادم کو بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے خیالات سے بہت متاثر ہوئے ہیں جبکہ اپنے مذہب کے خیالات سے متفق نہیں ہیں۔مزید کہا کہ اسلام کی زندہ تعلیم دل پر اثر کرتی ہے مگر معاشرے کے خوف سے پوری طرح حقیقت کا اظہار نہیں کرسکتے۔نیز انہوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں ایک مقناطیسی اثر ہے جو دلوں پر اثر کرتی ہے۔

۔اس موقع پر کئی اسکولوں کے ٹیچرز بھی مسجد میں تشریف لائے انہوں نے جماعتی تحریرات اور اسلام کے بارے میں حقائق جاننے کے بعد اس بات کی خواہش کی کہ وہ اپنی کلاسوں کے ساتھ مسجد کو وزٹ کرنا چاہتے ہیں۔

سیاسی معتبرین بھی تشریف لائے جن کا تعلق علاقے کی دو بڑی سیاسی جماعتوں Grüne اور AFD سے تھا۔مکرم جناب Dr. Stephen Siemer صاحب جو صوبائی اسمبلی کے ایک اہم رکن ہیں وہ مسجد میں ایک گھنٹے سے زائد رہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہوئے۔

مقامی اخبار کی ایک خاتون جرنلسٹ Frau Sonla صاحبہ تشریف لائیں اور مسجد کو اندر سے دیکھ کر متاثر ہوئیں انہوں نے بہت سے سوالات کیے جن کے ان کو تسلی بخش جوابات دیئے گئے مورخہ 4 اکتوبر کی اشاعت میں انہوں نے پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے خبر شائع کی۔

2۔مورخہ 12 اکتوبر کو ایک جرمن نوجوان اسلام کے متعلق معلومات کے لیے مسجد میں تشریف لایا۔اسے احسن رنگ میں اسلام کی اصل تعلیمات کی آگاہی دی گئی۔اسی طرح مورخہ 18 اکتوبر کو 2 جرمن افراد مغرب کے وقت مسجد میں تشریف لائے۔انہوں نے خواہش کی کہ وہ ہمیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں وہ خاموشی کے ساتھ پیچھے کرسیوں پر بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے رہے۔اور اسلام کے بارے میں اچھے تاثرات لے کر روانہ ہوئے۔الحمدللہ علی ذلک۔

3۔دوران ماہ ایک تبلیغی سٹال شہر میں لگایا گیا سٹال سے بعض افراد نے مطالعہ کے لئے کتب لیں اور 270 فلائر تقسیم کئے

☆ مکرم قمر احمد ظفر صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Waiblingen تحریر کرتے ہیں کہ دوران ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک تبلیغی نشست کا انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔اس موقع پر اسلام کے بارے نمائش اور تبلیغی لٹریچر پر مبنی سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔جِسے 17 مہمانوں نے وزٹ کیا۔

۔ایک عیسائی جرمن خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا کہ نبی محمد ﷺ کی زندگی اور ان پر کئے گئے مظالم کی تفصیل سن کے میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ جب انہوں نے خود سب برداشت کرلیا اور بدلہ نہ لیا تو کیسے ممکن ہے کہ ان کی تعلیم میں شِدّت پسندی شامل ہو۔ایسے پروگرام آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کروانے چاہئیں تا کہ اسلام کی عدم شدّت پسندی اور امن کی تعلیم عام ہوسکے اور لوگوں کے نظریات کی اصلاح ہوسکے۔جیسا کہ آج میں ایک اور ذہن اور سوالات لیئے ہوئے اس پروگرام میں شامل ہوئی تھی، لیکن جِس خوبصورت انداز میں اسلامی تعلیم کو بیان کیا گیا ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہی تعلیم تو ہے جِس پر عمل کرنے سے دُنیا میں حقیقی امن کا قیام ممکن ہے۔اور سچ تو یہ ہے کہ سوالات اِسلام پر نہیں بلکہ اِسلام مخالف پراپیگنڈہ پر اُٹھنے چاہئیں۔

اس کے علاوہ مورخہ 3 اکتوبر کو ہماری جماعت کو روایتی جوش وجذبے کیساتھ Tag der offenen Moschee نماز سنٹر میں منانے کی توفیق ملی۔محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و اِحسان سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔مہمانوں کی کل تعداد 64 رہی۔مہمانوں نے اپنے تاثرات وزیٹر بک میں تحریر کیے۔جن میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

۔ایک ریٹائرڈ جرمن ٹیچر نے اس بات کا اِظہار کیا کہ وہ چاہتا ہے کہ ہمیں نماز پڑھتا ہوا دیکھے۔اس کی دلچسپی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ صاحِب تقریباً پروگرام کے آغاز میں ہی تشریف لائے تھے، دیگر جماعتی تعارف اور معلومات کے علاوہ نمازِ ظہر کے وقت تک نماز سنٹر میں ہی تشریف فرما رہے۔ جب نماز ختم ہوئی تو انہوں نے اپنے جذبات کا اِظہار ان الفاظ میں کیا۔

''میں آج تک یہی سمجھتا تھا کہ عبادت کے حوالہ سے ہم صِرف عیسائی ہی مضبوط اِیمان کے مالک ہیں لیکن آج آپ لوگوں کو اِنہماک سے نماز پڑھتے دیکھ کر اِحساس ہوا کہ آپ لوگوں کا اِیمان ہم عیسائیوں سے بھی زیادہ مضبوط ہے''

۔ایک جرمن خاتون نے اپنے تاثرات یوں بیان کیے کہ ''مجھے کئی مرتبہ دیگر لوگوں کے ایسے پروگرامز میں جانے کا اِتفاق ہوا ہے لیکن جماعتِ احمدیہ کے منعقدہ پروگرام میں پہلی مرتبہ شامل ہونے کا موقع مِلا ہے، لیکن میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ جو مہمان نوازی اور پیار مجھے آج مِلا ہے شاید اِسے وہی محسوس کر سکے جِسے اس کا خُود تجربہ ہو''

۔ایک جرمن میاں بیوی نے اپنے جذبات کا اِظہار اِس طرح سے کیا کہ ''ہم آپ کی ان کوششوں سے بہت متاثر ہوئے ہیں جو کہ آپ امن اور رواداری کے حوالہ سے معاشرہ میں عام کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ ایسی پیاری اور خوبصورت تعلیم کو میڈیا کے مختلف ذرائع اِستعمال کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مُشتہر کرنے کی ضرورت ہے اور آپ لوگوں کی میڈیا Presence بڑھنی چاہئے''

۔ایک مراکش سے تعلق رکھنے والے صاحِب کی جرمن اہلیہ نے اپنے تاثرات کا اِظہار اِن الفاظ میں کیا کہ ''جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کی تعلیم کی بابت جان کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔کاش کہ تمام دُنیا اِس تعلیم کو اپنا لے تو دُنیا سے ناانصافی، بدامنی اور شدّت پسندی کا بکُلی خاتمہ ہوجائے''

۔ایک برطانوی نژاد جرمن خاتون نے جماعتِ احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کے حوالہ سے بیان کیا کہ ''میں تو سمجھتی ہوں کہ اس مختصر سے جملہ میں زندگی کا پیغام ہے۔اس سے بڑھ کر کوئی اور زیادہ متاثر کُن اور بامقصد پیغام ہو ہی نہیں سکتا۔''

۔ایک مقامی اخبار کے نمائندہ نے اپنے جذبات کی عکاسی اِس طرح سے کی کہ ''جماعت احمدیہ کی تعلیم اپنے اندر ایک خاص قوّتِ جذب رکھتی ہے، یہ تعلیم دیگر مسلمانوں سے مجھے اِس لحاظ سے مُنفرد معلوم ہوئی ہے کہ اس میں شدّت پسندی اور نفرت کا عنصر شامل نہیں۔اِس پروگرام میں شامل ہوکر جو مُفید معلومات مُجھے اِسلام کے بارہ میں حاصل ہوئی ہیں وہ شاید اس سے پہلے صِرف میڈیا کے بیان کردہ یکطرفہ رُخ پر مبنی تھیں لیکن آج تصویر کا دوسرا رُخ بھی میرے سامنے آگیا ہے، جس کے لیے میں مشکور ہوں''۔

Vol. 22 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 12

Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

مروّج عید میلاد النبی ﷺ کی مختصر تاریخ اور سیرت النبی ﷺ کو منانے کا درست طریق

عید میلاد النبی موجودہ مروّج شکل میں منانے کی تاریخی حقیقت اور اس کو صحیح طور پر منانے کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 13 مارچ 2009ء میں فرماتے ہیں کہ:۔

’’بعض لوگ جو ہمارے معترضین ہیں، مخالفین ہیں، ان کا ایک یہ اعتراض بھی ہوتا ہے۔ مجھے بھی لکھتے ہیں، احمدیوں سے بھی پوچھتے ہیں کہ احمدی کیوں یہ دن اہتمام سے نہیں مناتے؟۔۔۔ اصل میں احمدی ہی ہیں جو اس دن کی قدر کرنا جانتے ہیں۔۔۔ پہلے مَیں یہ بھی بتادوں کہ مولود النبیؐ جو ہے، یہ کب سے منانا شروع کیا گیا۔ اس کی تاریخ کیا ہے؟ مسلمانوں میں بھی بعض فرقے میلاد النبیؐ کے قائل نہیں ہیں۔ اسلام کی پہلی تین صدیاں جو بہترین صدیاں کہلاتی ہیں ان صدیوں کے لوگوں میں نبی کریمؐ سے جو محبت پائی جاتی تھی وہ انتہائی درجہ کی تھی اور وہ سب لوگ سنت کا بہترین علم رکھنے والے تھے اور سب سے زیادہ اس بات کے حریص تھے کہ آنحضرتؐ کی شریعت اور سنت کی پیروی کی جائے۔ لیکن اس کے باوجود تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ کسی صحابیؓ یا تابعی جو صحابہؓ کے بعد آئے، جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوا تھا، کے زمانے میں عید میلاد النبیؐ کا ذکر نہیں ملتا۔ وہ شخص جس نے اس کا آغاز کیا، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح تھا۔ جس کے پیروکار فاطمی کہلاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کا تعلق باطنی مذہب کے بانیوں میں سے تھا۔ باطنی مذہب یہ ہے کہ شریعت کے بعض پہلو ظاہر ہوتے ہیں، بعض چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی یہ اپنی تشریح کرتے ہیں۔ ان میں دھوکے سے مخالفین کو قتل کرنا، مارنا بھی جائز ہے اور بہت ساری چیزیں ہیں اور بے انتہا بدعات ہیں جو انہوں نے اسلام میں داخل کی ہیں اور ان ہی کے نام سے منسوب کی جاتی ہیں۔

پس سب سے پہلے جن لوگوں نے میلاد النبیؐ کی تقریب شروع کی وہ باطنی مذہب کے تھے اور جس طرح انہوں نے شروع کی وہ یقیناً ایک بدعت تھی۔ مصر میں ان کی حکومت کا زمانہ 362 ہجری بتایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اَور بھی بہت سارے دن منائے جاتے تھے۔ یوم عاشورہ ہے۔ میلاد النبیؐ تو خیر ہے ہی۔ میلاد حضرت علیؓ ہے۔ میلاد حضرت حسنؓ ہے۔ میلاد حضرت حسینؓ ہے۔ میلاد حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہے۔ رجب کے مہینے کی پہلی رات کو مناتے ہیں۔ درمیانی رات کو مناتے ہیں۔ شعبان کے مہینے کی پہلی رات مناتے ہیں۔ پھر ختم کی رات ہے۔ رمضان کے حوالے سے مختلف تقریبات ہیں اور بے تحاشا اَور بھی دن ہیں جو مناتے ہیں اور انہوں نے اسلام میں بدعات پیدا کیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو بالکل اس کو نہیں مناتے اور عید میلاد النبیؐ کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ یہ دوسرا گروہ ہے جس نے اتنا غلو سے کام لیا کہ انتہا کر دی۔

بہرحال ہم دیکھیں گے کہ اس زمانے کے امام نے جن کو اللہ تعالیٰ نے حکم اور عدل کر کے بھیجا ہے انہوں نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مولود خوانی پر سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ:

’آنحضرتؐ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔ خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔ آج کل کے مولویوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔ اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنا لیویں‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 160-159۔ ایڈیشن 2010 انڈیا) آنحضرتؐ کی سیرت اگر بیان کرنی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن آج کل ہوتا کیا ہے؟ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں ان جلسوں کو سیرت سے زیادہ سیاسی بنا لیا جاتا ہے، یا ایک دوسرے مذہب پہ یا ایک دوسرے فرقے پہ گند اچھالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے تسلسل میں کیا فرماتے ہیں، مَیں آگے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا کہ محض تذکرہ آنحضرتؐ کا عمدہ چیز ہے۔ ’اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپؐ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 159 حاشیہ۔ ایڈیشن 2010 انڈیا)

’قرآن شریف میں بھی اس لئے بعض تذکرے موجود ہیں جیسے فرمایا وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِبۡرٰہِیۡمَ (مریم: 42)‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 159 حاشیہ۔ ایڈیشن 2010 انڈیا)

لیکن ان تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ’یہ یاد رکھو کہ اصل مقصد اسلام کا توحید ہے۔ مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملا لی گئی ہیں۔ جس میں ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرتؐ کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ ہم خود اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں اور آج کل یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے موافق شریعت کو بنانا چاہتا ہے گویا خود شریعت بناتا ہے۔ اس مسئلہ میں بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ (نعوذ باللہ)۔ یہ ان کی حماقت ہے۔‘ آنحضرتؐ کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بیبا کی ہے۔ جبکہ آنحضرتؐ کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے اور اتباع کا جوش تذکرہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی تحریک ہوتی ہے۔ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔‘

’ہاں جو لوگ مولود کے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ ہی خود تشریف لے آئے ہیں‘ (یہ بھی ان کا ایک طریق کار ہے۔ جلسہ ہوتا ہے مولود کی محفل ہو رہی ہے، اس میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مجلس بیٹھی ہوئی ہے تقریر کرنے والا مقرر کچھ بول رہا ہے، کہتا ہے آنحضرتؐ تشریف لے آئے اور سارے بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو گئے) فرمایا کہ ’یہ جو خیال کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ تشریف لے آئے ہیں۔ یہ اُن کی جرأت ہے۔ ایسی مجلسیں جو کی جاتی ہیں ان میں بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارک الصلوٰۃ ہیں‘۔ (لوگ تو ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جو نماز بھی پانچ وقت نہیں پڑھ رہے ہوتے بلکہ بعض تو نمازیں بھی نہیں پڑھنے والے ہوتے، عید پڑھنے والے ہوتے ہیں صرف یا صرف محفلوں میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ فرمایا کہ ’کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارک الصلوٰۃ، سودخور اور شرابی ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق؟ اور یہ لوگ محض ایک تماشہ کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں، پس اس قسم کے خیال بیہودہ ہیں‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 160۔ ایڈیشن 2010 انڈیا)

جو شخص خشک وہابی بنتا ہے اور آنحضرتؐ کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا وہ بے دین آدمی ہے۔ ’انبیاء علیہم السلام کا وجود بھی ایک بارش ہوتی ہے وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے۔ خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے اس میں برکات ہوتے ہیں۔ اپنے جیسا سمجھ لینا ظلم ہے۔ اولیاء اور انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 161- حاشیہ۔ ایڈیشن 2010 انڈیا)۔۔۔ پس اصل بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا تذکرہ میرے نزدیک جیسا کہ وہابی کہتے ہیں حرام نہیں بلکہ یہ اتباع کی تحریک کے لئے مناسب ہے۔ جو لوگ مشرکانہ رنگ میں بعض بدعتیں پیدا کرتے ہیں وہ حرام ہے۔ اسی طرح ایک شخص نے سوال کیا تو اس کو آپؑ نے خط لکھوایا اور فرمایا کہ میرے نزدیک اگر بدعات نہ ہوں اور جلسہ ہو اس میں تقریر ہو، اس میں آنحضرتؐ کی سیرت بیان کی جاتی ہو، آنحضرتؐ کی مدح میں کچھ نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کے سنائی جائیں وہاں تو ایسی مجلسیں بڑی اچھی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح اپنی اس عشق و محبت کی جو محفلیں ہیں ان کو سجانا چاہتے ہیں یا اس بارہ میں ذکر کرنا چاہتے ہیں، فرماتے ہیں: ’خدا فرماتا ہے اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ (آل عمران: 32)‘ کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ فرمایا کہ ’کیا آنحضرتؐ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا تھا؟‘ (آج کل کے یہ مولوی مجلسیں کرتے ہیں۔ محفلیں کرتے ہیں تو اس قسم کی بدعات کرتے ہیں کہ اس کے بعد روٹیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ قرآن پڑھا گیا تو یہ مولود کی روٹی ہے۔ بڑی بابرکت روٹی ہو گئی۔ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ سے محبت کرنی ہے تو آنحضرتؐ کی پیروی کرو اور آنحضرتؐ کی اگر پیروی کرنی ہے تو کیا کہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا؟) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’اگر آپؐ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرتؐ نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپؐ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت وَجِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا (النساء: 42)‘ (اور ہم تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے۔ قرآن سنا ضرور کرتے تھے اور اس پر آپؐ جب یہ آیت آئی کہ آپؐ گواہ ہوں گے تو آپؐ اس پر رو پڑے۔ یہ رونا اصل میں آپؐ کی عاجزی کا انتہائی مقام اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح یہ مقام آپؐ کو عطا فرمایا) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اس سے ’آپؐ روئے اور فرمایا بس کر مَیں اس سے آگے نہیں سن سکتا۔ آپؐ کو اپنے گواہ گزرنے پر خیال گزرا ہوگا‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 162,161۔ ایڈیشن 2010 انڈیا) حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں‘۔ یہ ہے اتباع آنحضرتؐ کی۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’آنحضرتؐ نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرتؐ نے کیا ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ حضرت ابراہیمؑ آپؐ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے۔ کیا وجہ کہ آپؐ نے ان کا مولود نہ کروایا؟‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 162۔ ایڈیشن 2010 انڈیا) آنحضرتؐ نے ان کی پیدائش کا دن نہیں منایا۔

بہرحال خلاصہ یہ کہ مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرتؐ کی سیرت بیان کی جائے۔ اور اس قسم کا (پروگرام) صرف یہی نہیں کہ سال میں ایک دن ہو۔ محبوب کی سیرت جب بیان کرنی ہے تو پھر سارا سال ہی مختلف وقتوں میں جلسے ہو سکتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہی جماعت احمدیہ کا تعامل رہا ہے، اور یہی جماعت کرتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص دن کی مناسبت سے نہیں، لیکن اگر کوئی خاص دن مقرر کر بھی لیا جائے اور اس پہ جلسے کئے جائیں اور آنحضرتؐ کی سیرت بیان کی جائے بلکہ ہمیشہ سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ بدعات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کے ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں کہ اس مجلس سے ہم نے جو برکتیں پا لی ہیں ان کے بعد ہمیں کوئی اور نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ بعضوں کے خیال ہوتے ہیں۔ تو نہ افراط ہو نہ تفریط ہو‘‘

(الفضل انٹرنیشنل جلد نمبر 16 شمارہ نمبر 14 مورخہ 3 اپریل تا 9 اپریل 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 7)

(مراسلہ۔ مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب۔ مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی)